خنزیرکے گوشت کی نجاست کا حکم

(حكم نجاسة لحم الخنزير)

(أردو-الأردية-urdu)

محمد صالح المنجد حفظہ اللہ

مراجعہ
شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

ناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

حكم نجاسة لحم الخنزير
(باللغة الأردية)

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

الناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خنزیر کے گوشت کی نجاست کا حکم

میں نے پڑھا ہے کہ جن پلیٹوں اوربرتنوں میں خنزیرکا گوشت ڈالا جائے اورجن چھریوں سے کا ٹا اورچمچوں سے کھایا جائے انہیں سات بارپانی اورایک بارمٹی سے دھونا چاہئے،کیا یہ بات صحیح ہے؟

اس حکم کی دلیل کونسی حدیث ہے،کیا ان برتنوں کوایک بارصابون سے دھونا کافی نہیں ؟.

الحمد للہ:

جی ہاں خنزیر کا گوشت حرام ہے، اسے کھانا جائز نہیں، چاہے خنزیر کا گوشت ہو یا اس کی چربی، یا خنزیر کا کوئی بھی جز ہو.

اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے : (حرّمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر) المائدۃ /3 .

"تم پر مردار، اور خون، اور خنزیر کا گوشت حرام کر دیا گیا ہے "

اور پھر مسلمانوں کا خنزیر کے سب اجزاء کی حرمت پر اجماع ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے حرام اس لیے کیا کہ اس میں بہت سے

نقصانات ہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ نجس اور پلید ہے، جیسا کہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں بیان ہوا ہے:

(قُلْ لا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ) الأنعام/145

" اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم !آپ فرما دیں کہ میری طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے، میں اس میں کسی بھی کھانے والے کوئی بھی کھانے والی چیز حرام نہیں پاتا، مگر صرف یہ کہ: وہ مردار ہو، یا دم مسفوح (بہنے والا خون) یا خنزیر کا گوشت کیونکہ یہ نجس اور پلید ہے "۔

اور خنزیر کا گوشت بیماری ہے، لوگ علم میں جتنا بھی ترقی کر رہے ہیں، اور ریسرچ کرتے ہیں تو انہیں خنزیر کا گوشت کھانے کے باعث نئی نئی بیماریوں کا انکشاف ہوتا ہے۔

اس لیے مسلمان شخص کو ایسی جگہوں سے دور رہنا چاہیے جہاں خنزیر کا یہ گندا گوشت کھایا جاتا ہو، تا کہ کہیں وہ بے علمی میں خنزیر کا گوشت ہی نہ کھا بیٹھے۔

رہا مسئلہ خنزیر کا گوشت جن برتنوں میں کھایا جائےتو انہیں اچھی طرح دھولیا جائے یہاں تک کہ اس گوشت کی گندگی ختم ہو جائے۔

کیونکہ صحیح یہی ہے کہ خنزیر کی نجاست بھی دوسری نجاست کی مانند ہی ہے، اسے سات بار اور مٹی سے نہیں دھویا جائیگا.

دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین (1 / 356).

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد